والدین اولاد سے قطع تعلقی کرلیں تو اولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی، شادی کے بعد میرے والدین نے مجھے بے دخل کردیا اور کورٹ سے پیپر بھی دیا ہے کہ والدین کا میرے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رہا۔ کیا میرا ان سے تعلق ختم ہوگیا ہے؟ کیا میں ان سے رابطہ و بات چیت نہیں کرسکتا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

والدین نے اگرچہ آپ سے قطع تعلقی کرلی ہے، لیکن اس کے باوجود آپ پر لازم ہے کہ ان کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، ان سے معافی مانگیں، ان کی منت سماجت کریں یہاں تک کہ وہ راضی ہوجائیں، وہ اگر کھنچیں تو اولاد کو اجازت نہیں کہ اولاد بھی کھنچ جائے کہ اولاد کو برابری کرنے کا حکم نہیں بلکہ عاجزی اور نرمی اختیار کرنے کا حکم ہے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔ (القرآن، پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 23)

والدین اگرچہ ظلم کریں، مگر پھر بھی ان کے متعلق اللہ پاک کے حکم پر عمل کیا جائے گا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے

”عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم: من أصبح مطیعا للہ في والدیه أصبح له بابان مفتوحان من الجنة وإن کان واحدا فواحدا. ومن اسمی عاصیا للہ في والدیه أصبح له بابان مفتوحان من النار و إن کان واحدا فواحدا۔ قال رجل: وإن ظلماہ؟ قال: وإن ظلماہ وإن ظلماہ وإن ظلماہ“

ترجمہ : حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ و سلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے والدین کے متعلق اللہ تعالی کے حکم پر عمل کر رہا ہو تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دئیے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے کوئی ایک (حیات) ہو، تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص اس حال میں شام کرے کہ وہ اپنے والدین کے متعلق اللہ تعالی کے حکم پر عمل پیرا نہ ہو تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھول دئیے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے کوئی ایک (حیات) ہو(اور وہ اس کے متعلق اللہ تعالی کے حکم پر عمل پیرا نہ ہو) تو جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا : اگرچہ والدین ظلم کریں؟ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد3، صفحہ 1382، حدیث : 4943، المکتب الإسلامی، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سالِ وفات : 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں : "ظلم سے مراد دنیاوی ناانصافی ہے دینی گناہ مراد نہیں مثلاً ایک باپ اپنے بیٹوں میں سے ایک سے محبت کم کرتا ہے دوسری اولاد کو اس پر ترجیح دیتا ہے یا اسے کسی حق سے محروم کردیتا ہے، مگر یہ مظلوم لڑکا ان کی خدمت ضرور کرے اس کے عوض اللہ تعالیٰ اسے مالامال کردے گا آزما کر دیکھ لو ماں باپ کی خدمت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ (مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 542، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا "جس شخص کے والدین اس شخص سے کہیں کہ میرے جنازہ پر بھی ہرگز ہرگز نہ آئے اس شخص کو امام کرنا چاہیۓ یا نہیں؟"

اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا : "والدین اگر بلاوجہ شرعی ناراض ہوں اور یہ ان کی استرضا میں حدِ مقدور تک کمی نہیں کرتا تو اس پر الزام نہیں اور اس کے پیچھے نماز میں کوئی حرج نہیں اور اگر یہ ان کو ایذا دیتا ہے اس وجہ سے ناراض ہیں تو عاق ہے اور عاق سخت مرتکب کبیرہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور امام بنانا گناہ اور اگر ناراضی تو ان کی بلاوجہ شرعی تھی مگر اس نے اس کی پروانہ کی وہ کھنچے تو یہ بھی کھنچ گیا جب بھی مخالف حکم خدا و رسول ہے اسے حکم یہ نہیں دیا گیا کہ ان کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرے بلکہ یہ حکم فرمایا ہے :

واخفض لهما جناح الذل من الرحمة

(بچھادے ماں اورباپ کے لئے ذلت وفروتنی کا بازو رحمت سے)

اس کے خلاف واصرار سے بھی فاسق ہے اوراس کے پیچھے نماز مکروہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ559، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صلہ رحمی کرنا رزق اور عمر میں اضافے کا سبب ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من سرہ ان یبسط لہ رزقہ او ینسالہ فی اثرہ، فلیصل رحمہ"

ترجمہ: جسے یہ پسند ہو کہ اس کا رزق کشادہ کردیا جائے اوراس کی عمر دراز کردی جائے، تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح البخاری، جلد3، صفحہ56، حدیث: 2067، مطبوعہ: مصر)

قطع رحمی کے حوالے سے صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یدخل الجنۃ قاطع رحم"

ترجمہ: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم، جلد8، صفحہ8، حدیث: 2556، مطبوعہ: ترکیا)

نوٹ: صلہ رحمی اور قطع تعلقی کے حوالے سے دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر ایک رسالہ موجود ہے، اس کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4261

تاریخ اجراء: 29 ربیع الاول 1447ھ/23 ستمبر 2025ء